© rasailojaraid.com

امت محمدیہ ﷺ ...... خیر الامم

تحریر: جناب پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ

بہترین امت ہونے کا ایک سبب دعوت دین اللہ عزوجل نے امت محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا ہے اور امت کے اس اعزاز کو پانے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بیان فرمایا کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

اس بات کے بعض دلائل میں سے تین درج ذیل ہیں، ارشاد رب العالمین ہے: ﴿كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنو﴾ [آل عمران: ۱۱۰] ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو، بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔''

اس آیت کریمہ میں مولائے کریم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ امت محمدیہ ﷺ (خیر الامم) ہے۔ یہ عظیم الشان مقام و مرتبہ پانے کا سبب یہ ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داریوں کو پورا کرتی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاتی ہے۔ ذیل میں بعض علمائے امت کے اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اقوال پیش کئے جا رہے ہیں:

الف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (كنتم خير امة اخرجت للناس) کی تفسیر میں بیان فرمایا: (خير الناس للناس، تاتون بهم فى السلاسل فى اعناقهم حتى يدخلوا فى الاسلام) ''(تم) لوگوں کیلئے بہترین لوگ (ہو)، تم لوگوں کی گردنوں میں زنجیریں ڈالے انہیں لاتے ہو یہاں تک کہ وہ اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں۔''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ب: حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں بیان کیا ہے: ''تم اس شرط کے پورا کرنے کی صورت میں بہترین امت ہو کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔''

ج: قاضی ابن عطیہ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کیلئے یہ مقرر کردہ شان و عظمت وہ حاصل کرتا ہے جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ایمان باللہ کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔

علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ﴾ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے: ''جان لو کہ یہ نئی بات ہے اور اس کا مقصود امت کے خیر الامم ہونے کی علت کو بیان کرنا ہے جس طرح کہ تو کہتا ہے کہ زید سخی ہے، لوگوں کو کھلاتا ہے، انہیں پہناتا ہے، اور ان کی اصلاح کیلئے کام کرتا ہے۔

دعوت الی اللہ تعالیٰ کے امت کے خیر الامم کا اعزاز پانے کے اسباب میں سے ہونے کی دوسری دلیل درج ذیل آیت کریمہ ہے: ﴿وکذلک جعلنا کم أمة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا﴾ [البقرة:۱۴۳] ''اور ہم نے اسی طرح تمہیں بہترین امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں۔''

اس آیت کریمہ میں مولائے عزوجل نے اس بات کی خبر دی ہے کہ اس نے امت اسلامیہ کو بہترین امت بنایا تا کہ وہ دوسری امتوں پر دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے گواہی دیں، جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت الی الخیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سر انجام دینے کی خاطر ان پر گواہ ٹھہرایا گیا۔ اس بارے میں ذیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے دو مفسرین کے اقوال پیش کیے جا رہے ہیں:

شیخ محمد جمال الدین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ ﴿کنتم خیر امة اخرجت للناس﴾ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے: ''اس آیت کی مانند ارشاد (باری) تعالیٰ ہے: ﴿وکذلک جعلنا کم امة وسطا﴾ یعنی (تمہیں) بہترین (امت بنایا) ﴿لتکونوا شھداء علی الناس﴾ (تا کہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ) امر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ساتھ۔

شیخ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے: آیت کی (تفسیر) میں مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان بھی اسی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔(ان کا بیان ہے) تا کہ تم دیگر امتوں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے خلاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گواہ بن جاؤ۔'' اور تم یہ گواہی آپ کی رسالت کی حقانیت کے متعلق اس طرح دو کہ لوگوں کو اس پر ایمان لانے کی دعوت دو، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر دعوت کی روح اور جان ہے۔

شیخ ابن عاشور رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے اور (الناس) کا لفظ عام ہے، اس سے مراد گزشتہ اور موجودہ سب امتوں کے لوگ ہیں اور آیت کریمہ میں مذکورہ شہادت دنیا اور آخرت دونوں میں ہے اور دنیا میں تکمیل شہادت کے تقاضوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ دوسری امت کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جائے تا کہ یہ دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے قائم مقام ہو جائے اور اعراض کرنے والوں کے خلاف اہل ایمان کی گواہی پوری ہو جائے۔

اسی بارے میں ایک اور دلیل درج ذیل حدیث شریف ہے: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت درّہ بنت ابی لہب رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اس شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللّٰہ! ای الناس خیر؟

''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟'' آپؐ نے فرمایا: (خیر الناس اقرؤھم واتقاھم وآمرھم بالمعروف وانھاھم عن المنکر واوصلھم للرحم) ''بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن کریم پڑھے، سب سے زیادہ متقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا اور برائی سے روکنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔''

اس حدیث شریف میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ان اوصاف حمیدہ میں سے ہے جن کی وجہ سے بندہ بہترین لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ مولائے کریم اپنے فضل و عنایت سے ہم سیاہ کاروں کو ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین یا ذاالجلال والاکرام۔

© rasailojaraid.com